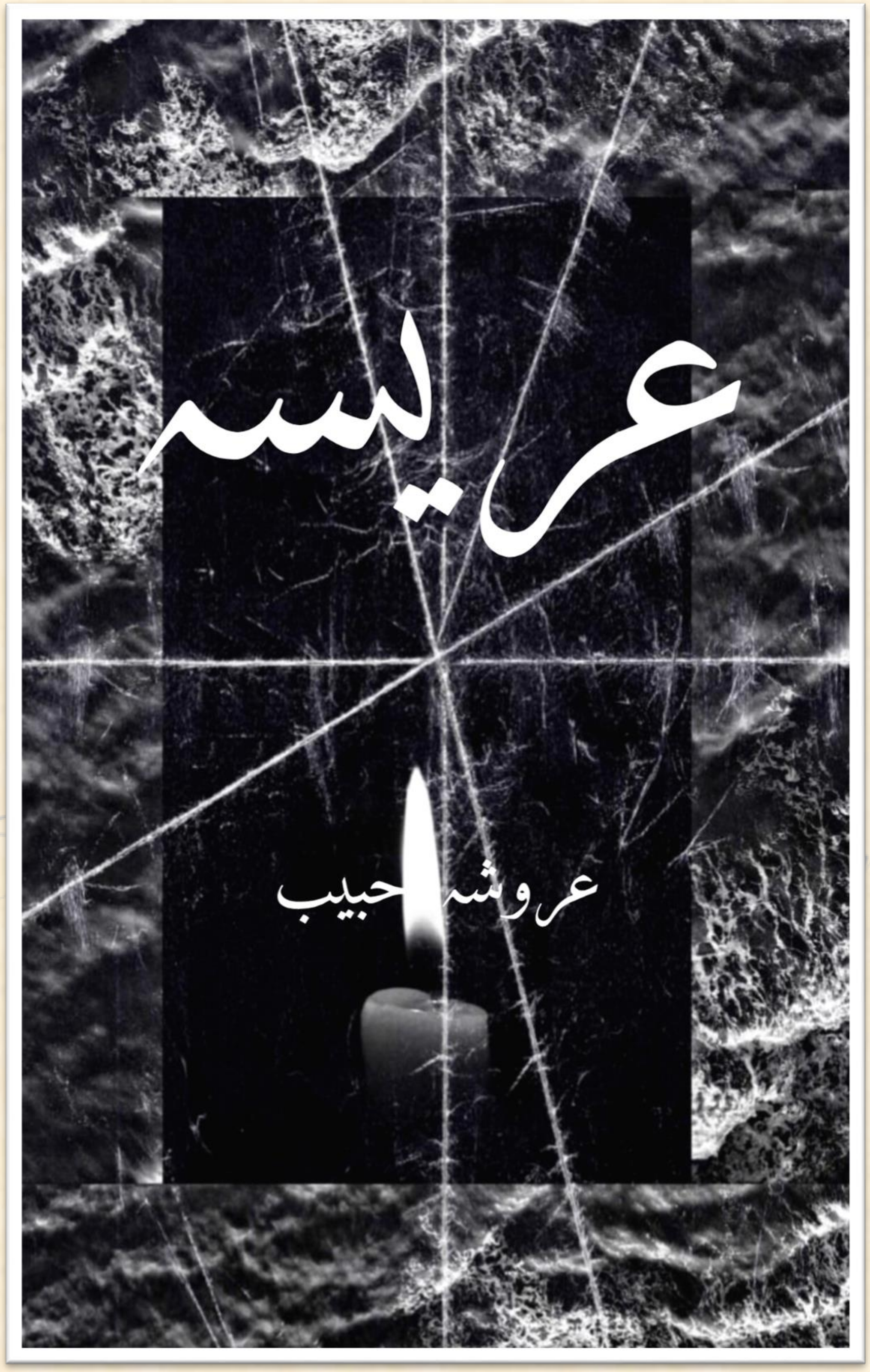
عریسہ
عروشہ حبیب

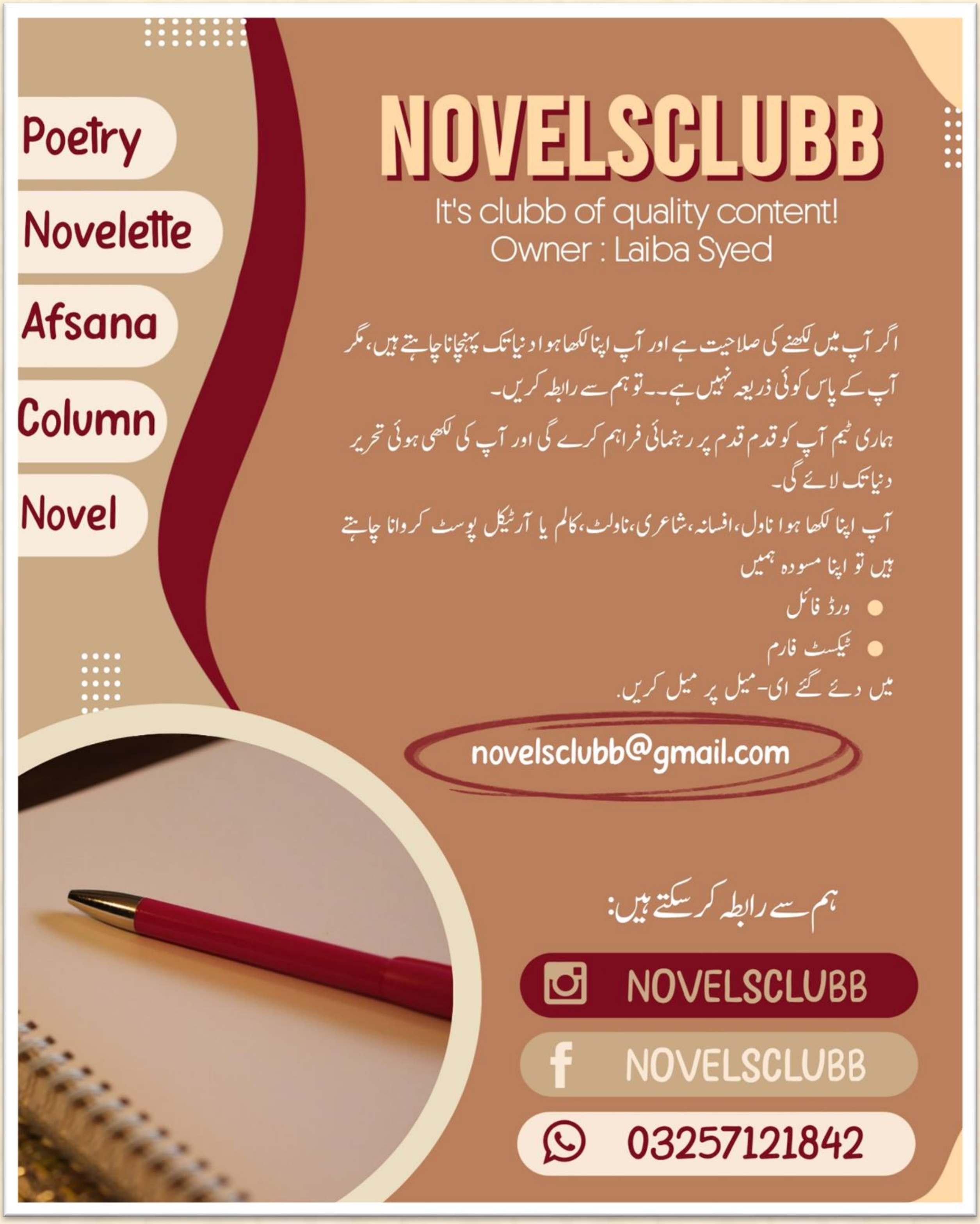
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عریسہ

از قلم

عروشہ حبیب

Clubb of Quality Content

ناول "عریسہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عروش حبیب" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی
صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو
گی۔ "ناولز کلب" کاپی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال
کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی
حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

سورج غروب ہوا، مغرب کی اذان فضا میں گونج رہی تھی.. علینا کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی مختلف رنگوں میں ڈوبے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی، ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہوا موبائل بجنے لگا...

علینا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی... روشن سکرین پر نام دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا، علینا کا خراب موڈ اور خراب ہو گیا...

اس نے بیزار سے انداز میں کال اٹھائی..

اسلام علیکم.. علینا !!! بیٹا کال تو کر لیا کرو ماں کو، یہ فریال کی آواز تھی.. ماں کی آواز سن کر ہر انسان خوش ہوتا ہے لیکن علینا خوش نہیں ہوئی..

مصروف تھی !! علینا نے دو لفظوں میں اکتایا ہوا جواب دیا..

بیٹا !! ماں سے انسان بات کر ہی سکتا ہے، میرا تمہارے علاوہ اس دنیا میں اور کون ہے؟؟؟ فریال نے اداسی سے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

امی.. علینا کی آنکھوں کے سامنے سے بہت سے منظر گزرے، بہت کچھ گزرا.. منظر پیچھے جا چکا تھا ٹوٹے پھوٹے خستہ حالت اسکول کی چھوٹی سی کلاس میں گیارہ سالہ علینا فرسٹ بینچ پر بیٹھی تھی اسلامیات کی ٹیچر ابھی بچوں کو سبق یتیم پڑھا کر باہر نکلی تھیں، جب ایک لڑکی نے پیچھے سے آواز لگائی "علینا یتیم" اگلے ہی لمحے وہ ایک آواز پچاس بچیوں کی آواز میں بدیل گئی علینا کا دل پھٹ رہا تھا یہ سب پہلی بار نہیں تھا، آئے دن وہ اپنی کلاس کے بچوں کے ہاتھوں ٹورچر ہوتی تھی وہ گھر پہنچی ہمیشہ کی طرح فریال گھر پر نہیں تھی آنسوؤں میں ڈوبی علینا بیگ زمین پر پھینک کر بیڈ پر گر کر رونے لگی علینا نے اپنے دکھ اور غم خود تک محدود کر لئے تھے کیونکہ فریال نے کبھی اس پر توجہ ہی نہیں دی، لمحے کیلئے علینا نے اپنی آنکھیں بند کیں.. پھر بولنے لگی...امی آپ کو...دیر سے احساس ہوا، اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے..

دیر ہو گئی..اس نے شیشے میں خود کو دیکھ کر فریال سے کہا..

امی، علینا بڑی ہو گئی..

علینا کا آپ کے علاوہ کون تھا؟؟؟؟آنسو کا قطرہ نیچے گرا..

امی..آپ کہاں تھیں؟؟جب..جب علینا کے پاس کوئی نہیں تھا، آپ کہاں تھیں؟؟امی آپ صبح.....وہ سسک سسک کر رو رہی تھی، آپ ٹیچنگ کرنے چلے جاتی تھیں، پھر..کوچنگ پڑھانے، امی علینا...علینا کہاں تھی؟؟؟اتوار والے دن آپ تائی، چچی کے گھر چلے جاتی تھیں..علینا کہاں تھی؟؟؟امی..وہ..وہ گھر پر تنہائی سے لڑتی تھی، امی چار سال میں پانچ دن کیلئے آنے والا احتشام قسیم علینا کی تنہائی دور کر سکتا تھا؟؟؟؟؟؟امی آپ نے کبھی پوچھا علینا تم کیسی ہو؟؟؟ کبھی مجھے سینے سے لگایا؟؟؟؟؟امی کبھی پوچھا علینا تمہیں اندھیرے سے کیوں ڈر لگتا ہے؟؟؟ کبھی پوچھا علینا تم تنہائی میں کیسے رہتی ہو؟؟؟؟امی علینا نے ساری زندگی تنہا گزار دی..پھر اس انسان پر مر مٹی جس نے صرف ڈرتی ہوئی علینا کو سینے سے لگایا تھا، فریال آنکھوں میں آنسو لئے اپنی بیٹی کی باتیں سن رہی تھی، وہ جانتی تھی علینا سچ کہہ رہی ہے، وہ کبھی اچھی ماں نہیں بن سکی...

علینا بیٹا مجھے معاف کر دو!!فریال نے روتے ہوئے گزارش کی

امی کیا آپ کے کمائے پیسے، مجھے میرا بچپن واپس کر سکتے ہیں؟؟؟ جب کسی نے علینا کی قدر نہیں کی، اس نے بھی اپنی قدر کرنی چھوڑ دی۔۔۔اس نے یہ کہہ کر فون کاٹ دیا اور آہستہ آہستہ زمین پر ڈھیر ہوئی...

کیوں علینا جہان سے کوئی محبت نہیں کرتا؟؟اس نے خود سے سوال کیا... کیوں بابا کیوں آپ مجھے چھوڑ گئے؟؟؟ کیوں امی نے مجھے تنہا چھوڑ دیا؟؟؟ کیوں احتشام قسیم میرا نہیں ہے؟؟؟؟ وہ میرا نہیں ہے؟؟ وہ آنسوؤں سے تر چہرا گھٹنوں پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..

Clubb of Quality Content

کیا میں محبت کے لائق نہیں ہوں؟؟؟

....

میسن تم گھر جاؤ کھڑکی کے قریب کھڑی عریسہ نے اسے حکم دیا، میں تمہیں یہاں تنہا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگا ساتھ کھڑے میسن نے نفی میں سر ہلایا

مجھے الفاظ دہرانا پسند نہیں ہے

عریسہ.... میسن نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے لیکن پھر کچھ کہے بغیر ہی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ عریسہ کو کچھ سمجھانا ایسا تھا جیسے بھینس کے آگے بین بجانا، سیاہ آسمان پر سفید چاند آب وتاب سے چمک رہا تھا، تیز ہوا احتشام کے جسم سے ٹکرا رہی تھی وہ منیزا کے پاس اپنی سی ڈی سیونٹی بائیک پر ٹیک لگائے کچھ سوچ رہا تھا

آٹھ بج گئے ہیں احتشام !! منیزا نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی

اوہ رئیلی'اس نے طنز کیا

یہ میڈم کب جائے گی منیزا نے اداس لہجے میں پوچھا،وہ میری پھوپھو کی بیٹی نہیں ہے جو مجھے معلوم ہو گا کب جائیں گی صاحبہ۔۔۔ میڈم کے جانے کا انتظار کرتے ہوئے، تپے احتشام نے کہا

عریسہ کی نظریں ان دونوں پر ہی جمی تھیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہارن کی آواز پر منیزا کمال نے مڑ کر جعلی سے بنے دروازے کی طرف دیکھا سیاہ لینڈ کروزر دروازے سے باہر نکل رہی تھی منیزا کے جسم میں خوشی کی لہر دوری، کار کی ونڈوز شیڈ سے ڈھکی ہوئی تھیں، اس لئے وہ دیکھ نہ پائے کہ اندر میڈم نہیں میسن تھا

کچھ ہی دیر میں سیاہ گاڑی دونوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئی، اب پلین کے مطابق انہوں نے گارڈ کی چائے میں نیند کی گولیاں ملانی تھی پھر لائبہ کی تلاش کیلیئے بلڈنگ میں گھسنا تھا۔۔۔ لیکن گارڈ کی چائے میں گولیاں ملائیں کیسے ؟؟ یہی سوال دونوں کی پریشانی کا سبب تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھڑکی کے سامنے سے ہٹ کر وہ میز تک آئی۔۔۔

اپنا موبائل اٹھایا، نمبر ڈائل کیا۔۔

تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے۔۔۔ نیچے کھڑے گارڈ نے اثبات میں سر ہلا کر ہاں کہا

گارڈ کسی کام سے بلڈنگ کے اندر گیا، حالانکہ اس کی چائے کا کپ جعلی کے دروازے کے قریب ہی میز پر تھا۔۔۔ دونوں نیند کی گولیاں ملا کر وہاں سے کچھ لمحوں کیلئے غائب ہوئے

گارڈ نے واپس آکر، ادھر اُدھر نظر گھمائی، ان دونوں کو وہاں نہ پا کر گارڈ نے مڑ کر ساتویں فلور پر بنی کھڑکی کی طرف دیکھا، پھر پلٹ کے چائے کا کپ اٹھایا اور ایک ہی سانس میں چائے پی لی، یہ جانتے ہوئے کہ اس میں نیند کی گولیاں ملی ہیں

Clubb of Quality Content!

گارڈ کو نیند میں ڈوبا دیکھ کر، احتشام نے دروازے کے ساتھ لگے گارڈ کی جیب سے چابی نکالی، دروازہ کھولا، اسے ایک بار بھی شک نہ ہوا کہ ہر کام اتنا پرفیکٹ کیوں ہو رہا ہے حالانکہ پرفیکٹ کچھ نہیں ہوتا۔۔

داخلی دروازہ عبور کر کے اب وہ گراؤنڈ میں کھڑے تھے، ہر طرف صرف اندھیرا تھا، دونوں نے موبائل کی فلیش لائٹس آن کی۔۔

تم بیسمنٹ میں دیکھو، میں اسے یہاں ڈھونڈتا ہوں، دونوں لائبہ کو ڈھونڈنے کیلئے تقسیم ہوئے، وہ سارے فلورز چیک کر چکے تھے سوائے ساتویں اور چھٹے کے۔۔

منیزا چھٹے کی طرف بڑھی تو وہ بھی ساتویں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

سیڑھیوں کے بعد دراز راہداری تھی، وہ قدم قدم آگے بڑھا، راہداری سیدھے ہاتھ کی طرف مڑ رہی تھی، جہاں ریسیپشن تھا اور آگے ایک بڑا سا کمرا، جس کے دروازے پر وہ کھڑی احتشام کے قدموں کی آہٹ سن رہی تھی۔۔۔ منظر پیچھے جا چکا تھا۔۔ڈاکٹر کے کلینک

Clubb of Quality Content

کے باہر بنی چار فٹ اونچی دیوار پر وہ ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔ عریسہ!! احتشام کی آواز پر اس نے چہرا موڑا

میں تمہیں گھر۔۔۔وہ کچھ کہنے والا تھا مگر عریسہ نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی

کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟ وہ اس کی طرف بڑھی، تمہارا مسلئہ کیا ہے کیوں۔۔۔کیوں میرے پیچھے پڑے ہو، کبھی مڑ مڑ کر دیکھتے ہو کبھی دیکھ کر مسکراتے ہو کبھی درد دیتے ہو کبھی ایسے بن جاتے ہو جیسے میرے ہمدرد ہو کبھی ظالم بن جاتے ہو،اس کی ان سوجی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ ٹوٹ کے نیچے گرا

وہ نرم آنکھوں سے اس کا تکلیف میں مبتلا چہرا دیکھ رہا تھا،اسے اس پر ترس آیا تھا،وہ واقعی معصوم سی تھی

میں نے کبھی تمہیں تکلیف پہچانا نہیں چاہا،اس نے سر جھکا لیا،اور آگے بھی نہیں پہنچاؤ نگا،اسی لمحے اس نے عریسہ کے ساتھ آوارہ گردی کرنے کا فیصلہ ترک کر دیا

عریسہ اپنی دھندلی آنکھوں سے اس کا جھکا ہوا چہرا دیکھ رہی تھی

میں تمہیں گھر چھوڑ دوں؟؟اس نے اسے دیکھ کر پوچھا

نہیں۔۔میں چلے جاؤنگی،

احتشام نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا

رات کی چاندنی اس کے کمرے میں آہستہ آہستہ اتر رہی تھی۔۔وہ بیڈ پر نیم دراز لیٹی سامنے بنی کھڑکی سے سیاہ آسمان دیکھ رہی تھی،وہ آسمان کو تکنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔اس نے سونے کیلئے آنکھیں بند کیں جب ایک جملہ اس کے کانوں سے آٹکرایا

درد ہورہا ہے؟؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے دن وہ کلاس میں بیٹھی، قلم ہاتھ میں تھامے سامنے موجود رجسٹر پر کچھ لکھ رہی تھی پھر اس نے نظریں اٹھا کر دور بیٹھے احتشام قسیم کو دیکھا۔۔وہ کسی لڑکے سے کچھ کہہ کر مسکرایا تھا ،مسکراتے ہوئے اس کی خوبصورت آنکھیں اور بھی خوبصورت ہو جاتی تھیں،عریسہ نظریں جھکا کر پھر سے لکھنے کی طرف متوجہ ہوئی

کلینک والے واقعے کو آج ہفتہ گزر چکا تھا، وہ ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہو گئے تھے، کتنی عجیب ہوتی ہے نا یہ اجنبیت؟؟؟

سامنے بورڈ پر ٹیچر کچھ پڑھا رہیں تھیں، ساری کلاس غور سے انہیں سن رہی تھی سوائے سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے، اس کی آنکھیں تھکی تھکی سی تھیں، اسے گھٹن ہو رہی تھی اس نے بیگ اٹھایا اور ٹیچر کے سامنے سے گزر کر کلاس سے باہر نکل گئی۔۔

احتشام کی آنکھیں اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

عریسہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی آگے بڑھ رہی تھی، کچھ دنوں سے وہ بہت ڈسٹرب تھی، پڑھنے بیٹھتی پڑھا نہ جاتا، سونے لگتی تو نیند نہیں آتی، اسے ارد گرد صرف احتشام قسیم کی آواز سنائی دیتی، وہ کہاں جا رہی تھی یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی بس وہ چل رہی تھی۔۔۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے کہ.. تم.. کیوں نہیں مر جاتی ہو۔۔۔

تم....اور..اچھی...اونہہ...

میں..اور..تم..سے...جیلس..

اس قینچی جیسی زبان کے علاوہ تمہارے پاس اور ہے ہی

کیا؟؟اور چلو..پہلے ہی تمہاری وجہ سے میرے پانچ منٹ ویسٹ ہو چکے ہیں

وہ چلتے چلتے اداسی سے ہلکا سا مسکرائی تھی،

اسے یونہی بھٹکتے ہوئے گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔۔وہ کسی سنسان جگہ پر کھڑی تھی، جب اسے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز آئی، وہ کرنٹ کھا کر پلٹی

یہاں کیوں کھڑی ہو؟ بائیک پر بیٹھے احتشام نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا

ایسے ہی۔۔۔

ایسے ہی کھڑے ہونے کیلئے تمہیں اس سے بہتر جگہ نہیں ملی؟؟اس نے ابرو اٹھا کر پوچھا

عریسہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے نزدیک بڑھی

کسی دن مجھے کچرے سے تمہاری لاش ملے گی

Clubb of Quality Content

وہ ہلکا سا مسکرائی پھر آہستہ سے کہا برے لوگ اتنی جلدی نہیں جاتے سی آر صاحب

تو آپ مان رہی ہیں آپ بری ہیں ؟اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا

وہ کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر نرمی سے پوچھا

تمہیں میں بری لگتی ہوں؟؟

پہلے لگتی تھی۔۔اب نہیں۔۔اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

وہ بھی جواباً ہلکا سا مسکرائی

اب کیسی لگتی ہوں؟؟

احتشام اس کے سوال پر زرا حیران ہوا، بائیک سے اترتے ہی اس نے اسے دیکھ کر سر جھٹکا پھر بائیک ہاتھ سے تھامے آگے بڑھنے لگا، وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگی، دونوں جانب سے درختوں میں گھری سڑک، سڑک پر گرتے پتے، ہلکی ہلکی ہوا، سورج کی مدھم روشنی اور وہ دونوں، منظر مکمل تھا، مگر کھیل تقدیر کا تھا

بات تو بتاؤ؟؟

ہمم عریسہ نے چہرا موڑ کر اسے دیکھا وہ سامنے دیکھ رہا تھا

کہیں تم نے بھنگ تو نہیں پی رکھی؟ اس نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا کہ عریسہ ہنسنے لگی

احتشام نے اس پر نظر ڈالی وہ اسے پہلی بار ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیدھے ہاتھ پر مڑتی راہداری کی طرف وہ مڑنے لگا تھا جب منیزا کے چیخنے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی، وہ ڈورتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھا، اس ردعمل میں وہ اپنا موبائل وہیں گرا گیا تھا

اس...اس دروازے پر تالا لگا ہوا ہے شاید.. شاید لائبہ یہاں بند ہو منیزا نے تھکی سی آواز میں دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔احتشام نے اثبات میں سر ہلایا پھر لمبا سانس بھر کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگالیا

عریسہ قدم بڑھاتی ہوئی اسی جگہ آ پہنچی جہاں کچھ دیر پہلے احتشام قسیم موجود تھا فرش پر گرا موبائل دیکھتے ہی جھک کر موبائل اٹھالیا، نیچے گرنے کے باعث وہ بند ہو چکا تھا، وہ موبائل ہاتھوں میں لئے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

یوں چپ کیوں کھڑے ہو؟ اسے خاموش دیکھ کر منیزا نے سوال کیا

کیا کروں ناچوں؟؟ پسینے میں شرابور احتشام نے اس کی عزت افزائی کی

کچھ کرو اسے کلسٹروفوبیا ہے!!

کیا کروں دروازہ توڑ دوں؟؟؟ اس نے اسے دیکھ کر طنزیہ پوچھا

Clubb of Quality Content

ہاں.. ہاں توڑ دو منیزا کیلیئے اس وقت صرف ایک انسان ہی معنی رکھتا تھا، وہ لائبہ تھی

تمہیں میں سی آئی ڈی کا ڈاؤ نظر آتا ہوں وہ اس کے جواب پر حیران تھا

کوشش تو کر ہی سکتے ہو منیزا نے معصومانہ انداز میں کہا

آپ خود ہی کر لیں میڈم جبراً مسکرا کر وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

افف.. منیزا اوپر دیکھ کر کراہی اس نے بہت سارا غصہ اندر دبایا تھا

کچھ دیر ٹہلنے کے بعد اسے احتشام کی آواز سنائی دی

کیوں سر پر منڈلائے جا رہی ہو؟؟ منیزا کو یوں آگے پیچھے چکر لگاتے دیکھ دیکھ کر اس کا سر

گھوم رہا تھا

کیونکہ میں تمہاری طرح خود غرض نہیں ہوں، مجھے فکر ہے اپنی دوست کی اس نے مڑ کر کہا

احتشام کچھ لمحے اسے تپتی نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر کہنے لگا

وہ انسان جو اس اندھیرے میں، شدید گرمی میں، تمہارے ساتھ یہاں گھٹ رہا ہے، وہ خود

غرض ہے... منیزا کے الفاظ اسے حیران کر گئے تھے

Clubb of Quality Content

عریسہ روٹیٹنگ چیئر پر بیٹھی، لیپ ٹاپ سے نکلنے والی احتشام اور منیزا کی گفتگو سن رہی تھی،

جب سامنے میز پر رکھا احتشام کا موبائل بجنے لگا، روشن سکرین پر علینا مینڈ کی جگمگا رہا تھا،

عریسہ نے بٹن دبا کر لیپ ٹاپ سے آنے والی آواز بند کی پھر کال اٹھا کر موبائل کان سے لگالیا

احتشام کہاں ہو؟؟رات کتنی گہری ہو گئی ہے تم اب تک کیوں نہیں آئے ہو،علینا کی پریشان سی آواز عریسہ کے کانوں سے ٹکرائی

وہ یہاں نہیں ہے..

سامنے سے لڑکی کی آواز سن کر اسے دکھ ہوا تھا،

آپ...آپ احتشام کی نئی گلر فرینڈ ہیں؟؟علینا نے اداس سی ہو کر پوچھا

اس کا معصوم سا سوال سن کر عریسہ نے لمحے کیلئے پلکیں جھپکائیں پھر نفی میں سر ہلایا

نہیں.. وہ موبائل راہداری میں گر گیا تھا

اس بات پر علینا نے سکون کا سانس بھرا پھر سوال کیا

آپ کس جگہ ہیں ؟؟

لڑکی کا جواب سن کر پھر اسے کچھ سنائی نہ دیا... منیزا کمال کے آفس میں... عریسہ نے سامنے لیپ ٹاپ پر نظر ڈالی جہاں اس اندھیرے میں منیزا کی فلیش لائٹ سے اسے ان دونوں کا چہرا صاف نظر آ رہا تھا، منیزا احتشام کے برابر میں آ بیٹھی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیو آ نائس ڈے علینا جہان عریسہ نے آہستہ سے کہہ کر کال کاٹ دی

لیکن علینا موبائل کان سے لگائے ساکت کھڑی تھی، اُس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا ـــــ تین بج رہے تھے

یاد کے دشت میں پھرتا ہوں میں ننگے پاؤں

دیکھ تو آ کے کبھی پاؤں کے چھالے محسن

کھو گئی صبح کی امید اور اب لگتا ہے

ہم نہیں ہوں گے کہ جب ہوں گے اجالے محسن

-

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فجر کی اذان فضا میں گونج رہی تھی، عریسہ سیڑھیاں اتر کر چھٹے فلور پر آئی، دیوار سے ٹیک لگائے وہ فرش پر نیم دراز سو رہا تھا، منیزا کمال کچھ ہی دور گملے پر سر ٹکائے سو رہی تھی، عریسہ چلتے ہوئے احتشام کے نزدیک آئی، جھک کر موبائل اس کے ہاتھوں کے قریب رکھ دیا پھر دروازے کی طرف بڑھی، پینٹ کی جیب سے چابی نکال کر تالا کھولا، وہ تمام کام خاموشی سے کر کے وہاں سے چلے گئی۔۔۔

صبح صبح، رات سے بیدار علینا اپنے کمرے میں پریشان چہرا، خاموش نظریں لئے ٹہل رہی تھی، لڑکی کی آواز اس کے ذہن میں گھوم رہی تھی

"منیزا کمال کے آفس میں" اگلے لمحے وہ کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف لپکی، لاونج میں لگے ٹی وی سے گانے کی دھن نکل رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چن کتھاں گزاری آئی رات وے؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ ہی فاصلے پر تسلیمہ ڈائیننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی بریڈ پر جیم لگا رہی تھی، لاونج میں قدم رکھتے ہی علینا نے سب سے پہلے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی بند کیا پھر تسلیمہ کی طرف بڑھی، عبداللہ قسیم بھی اسی وقت کمرے سے نکل کر ڈائیننگ ٹیبل کی طرف آئے تھے

لاڈ صاحب کدھر ہیں؟ انہوں نے کرسی کھینچتے ہوئے پوچھا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ احتشام رات سے گھر نہیں لوٹا

تسلیمہ کا بریڈ پر جیم لگاتا ہوا ہاتھ رک گیا، پاس کھڑی علینا جو احتشام کی وکالت میں کچھ بولنے ہی لگی تھی احتشام کی آواز سن کر ساکت رہ گئی

امی ناشتہ میرے کمرے میں بھجوادیں، اس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا شاید اسے عبداللہ قسیم کی وہاں موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا

رات بھر کہاں تھے؟؟ وہ جو پہلی سیڑھی پر قدم رکھنے لگا تھا، سخت، رعب دار آواز سن کر ساکت ہو گیا

کسی محبوبہ کے ساتھ.. یا پھر ریڈ لائٹ ایریا میں، عبداللہ قسیم کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھے

کیونکہ تم سے صرف انہی چیزوں کی توقع کی جاسکتی ہے

وہ اس کے نزدیک آ کھڑے ہوئے

میری دوست.. کمرے میں لاک...

وہ لفظوں کی تشکیل میں الجھا

میری گلر فرینڈ...اور بس یہیں ایک زوردار تھپڑ نے اس کے گال کو رنگ دیا، تھپڑ کی آواز سن کر دور کھڑی علینا لرز گئی تھی

اللہ تجھ جیسی اولاد کسی کو نہ دے غصے میں سرخ عبداللہ قسیم اتنا کہہ کر باہر نکل گئے، احتشام ہل بھی نہ سکا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کتنی بار منع کیا ہے تمہارے باپ کو... خیر... ناشتہ بھجوادوں تمہارے کمرے میں ؟؟؟تسلیمہ نے گہرا سانس بھر کر پوچھا، لیکن آگے سے کوئی جواب نہ پایا

علینا اس بت بنے انسان کی طرف بڑھی

احتشام ؟؟ وہ خاموش رہا

وہ گھوم کر اس کے سامنے آئی

زندگی میں پہلی بار اسے، تیس سالہ نوجوان بکھرا بکھرا سا لگ رہا تھا

میں نہیں جانتی تم کل رات کہاں تھے... مجھے جاننا بھی نہیں ہے مگر... علینا نے گہرا سانس لیا ...رات جب تمہیں کال کی تب کال کسی لڑکی نے اٹھائی تھی، وہ منیز اکمال نہیں تھی

وہ جو بے تاثر سا کھڑا اس کی بات سن رہا تھا چونک کر رہ گیا

میرا موبائل.. رات بھر میرے پاس ہی تھا اس نے پینٹ کی جیب چیک کرتے ہوئے کہا

تم راہداری میں موبائل گرا گئے تھے، منیزا کمال کے آفس کی علینا یہ کہہ کر پلٹ گئی لیکن اسے لگا وہ ایٹم بم گرا گئی ہے "مطلب کل رات وہاں کوئی تیسرا بھی تھا" احتشام نے سوچا

وہ ہی جو آگ لگانا جانتی ہے، جلنا جانتی ہے

وہ ہی جو سائیکو ہے، مرنا اور مارنا جانتی ہے

وہ ہی جو اپنے انتقام کیلیئے، حد سے گزرنا جانتی ہے، عریسہ کی آوازیں بالکنی سے بلند ہو کر، گھنے جنگل میں گونج رہی تھیں

وہ ہی جو خود غرض ہے

میسن کی آواز سن کر اس نے اپنا چہرا موڑا

خود غرض ہونے کیلیئے ضمیر مارنا پڑتا ہے اور میرا ضمیر مر چکا ہے عریسہ نے میسن کے الفاظ کی تصیح کی

میسن اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی طرف بڑھا

میں صرف خود کیلیئے جیتی ہوں، مجھے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

میرا انتقام ہی میری زندگی ہے اور زندگی رنگوں سے نہ رنگی جائے... نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ قاتلانہ مسکرائی

سورج کی مدھم روشنی سمندر کی لہروں سے ٹکرائی، تیز ہوائیں، گہرا نیلا آسمان، خاموشی میں لپٹا سمندر کا وہ کنارہ جہاں لہریں اس کے پاؤں کو چھو کر مڑ رہی تھیں فرحان صدیقی آسمانی رنگ کی شرٹ کے ساتھ سفید پینٹ پہنے بے تاثر کھڑا تھا

لہروں کا شور اس کے اندر کے شور کے سامنے کچھ بھی نہ تھا،

امی مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے امی!! امی!!! کوئی چلا رہا تھا

یہ شور یہ آوازیں ہمیشہ سے اس کے کانوں میں گونجتی تھیں، فرحان نے کرب سے آنکھیں بند کیں پھر گہرا سانس بھر کے مڑا، وقت ٹھہر گیا، لہریں ٹھہر گئیں، آنکھیں ٹھہر گئیں

وہ حسین تھی، جیسے کسی شاعر کی شاعری، کسی گلوکار کی موسیقی، بارش کی پہلی بوند، سورج کی پہلی کرن اور کسی ساز کی پہلی دھن...

سیاہ بند آنکھیں، ہوا میں لہرتے سیاہ بال، عریسہ کنارے پر بنی اونچی دیوار پر بیٹھی تھی

وہ کچھ لمحے پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھتا رہا، اسے دیکھ کر اس کے اندر کا شور زرا مدھم ہوا تھا،

کیا کبھی کسی کی موجودگی بھی اندر کے طوفانوں کو تھما دیتی ہے؟؟ اس نے خود سے سوال کیا

شاید ہاں.. شاید نہیں، کسی عورت کی موجودگی تو کبھی نہیں... خود کو جھوٹا دلاسہ دے کر اس نے نظریں پھیر لیں اور آگے بڑھ گیا

عریسہ کو احساس سا ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے آنکھیں کھولیں.. ایک شخص، دراز قد جسکی پشت عریسہ کی طرف تھی، دور جا رہا تھا

یونہی چلتے چلتے، وہ شخص رکا، اسے آخری بار دیکھنے کیلیئے اس نے اپنا چہرا موڑا، وہ پہلے سے ہی اس طرف دیکھ رہی تھی، بھوری آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ملیں

شراب رب نے حرام رکھ دی

تو پھر کیوں رکھی حلال آنکھیں

اس شخص کا چہرا دیکھتے ہی عریسہ تپ کر اٹھی، اسے آگ بگولہ نظروں سے نوازا اور دوسری جانب بڑھ گئی اسے یوں بھڑکا ہوا دیکھ کر فرحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سی پھیل گئی

آجاؤ بیٹا کھانا کھالو تسلیمہ نے اسے سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر آواز لگائی

صبح سے کمرے میں بند احتشام رات کے اندھیرے میں باہر نکلا، ڈائیننگ ٹیبل پر عبداللہ قسیم، تسلیمہ اور علینا بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

کل ہم منیزا کمال کے گھر نکاح کی تاریخ طے کرنے جا رہے ہیں اس نے قریب پہنچ کر اعلان کیا

علینا کو لگا جیسے کسی نے صور پھونک دیا ہو، ہاتھوں میں موجود پانی کا گلاس تھرتھرایا

عبداللہ قسیم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا، کچھ لمحوں تک دیکھتے رہے پھر طنزیہ لہجے میں بولے

Clubb of Quality Content!

وعدے ہزاروں سے، نکاح ایک سے

کل دوپہر سب تیار رہنا،اس نے عبداللہ قسیم کے جملے کو نظرانداز کیااور اتنا کہہ کر باہر نکل گیا

علینا کیلئے آنکھوں میں ابلتے آنسوؤں کو روکنا ناممکن تھا،احتشام کے جاتے ہی وہ بھی ٹیبل سے

اٹھ گئی

بائیک ریس ختم ہونے کے بعد وہ کیفیٹیریا میں کاؤنٹر پر کھڑا انرجی ڈرنک پی رہا تھا،پسینے سے

شرابور چہرا،پیشانی پر گرتے ہوئے گیلے بال،وہاں موجود ہر فرد کی نظر صرف اس ہینڈسم

بائیکر پر تھی

سلام!!!کولڈ انسان

اس آواز پر فرحان نے چہرا موڑا

لویزا ہمایوں کو سامنے پا کر اس نے ابرو اٹھائی (کیا؟؟)

وہ مسکراتے ہوئے اس کے برابر آ کھڑی ہوئی

کیسے ہو ہیرو؟

ٹھیک، سامنے بنی دیوار کو دیکھتے ہوئے اس نے جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا سیکینڈ چیپٹر تم نے سنا ہی نہیں اس نے شکوہ کیا

تمہیں پروف لسٹننگ کیلئے میں ہی ملا ہوں؟

ہاں تم ہی ملے ہو، تمہارے علاوہ میری سنتا کون ہے.. دھیمی آواز میں کہہ کر لویزا کے گال سرخ ہوئے تھے

تمہارے پاس سننے کیلئے کوئی ہے، میرے پاس تو وہ بھی نہیں ہے فرحان نے منہ میں بڑبڑایا،

لویزا سن نہ سکی

کیا؟ کیا کہا تم نے؟

چیپٹر سناؤ اور بھی کام ہیں مجھے فرحان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا سیکنڈ چیپٹر "کشش" ہے

لویزا نے پرس سے موبائل نکال کر کوئی ڈاکیومنٹ کھولی

کشش!! فرحان نے زیر لب دہرایا

یہ وہ پہلو ہے جہاں آگے بڑھتے پیر زنجیر ہو جائیں...

انسان کی کشش آپ کو کھینچنے لگے...

یہ وہ مقام ہے جہاں انسان الجھ جاتا ہے، کھو جاتا ہے

دل کچھ اور کہتا ہے دماغ کچھ اور...

عجیب ہے نا!! لویزا نے اسکرین سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا

فرحان نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا جیسے یہ احساس وہ محسوس کر چکا ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیہ بے بی کل نہیں مل سکتا.. احتشام کانوں میں بلوٹوتھ لگائے اپنی کسی گل فرینڈ سے باتیں کرتا ہوا ٹیرس پر پہنچا تھا

پرسوں کا پلین بناتے ہیں بے.. وہ لفظ مکمل ہی نہیں کر پایا کیونکہ سامنے نظر آنے والے منظر نے اسے ٹھٹکا دیا تھا

عالیہ تم سے بعد میں بات کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا

علینا رات تین بجے، ٹیرس کی نیم بلند دیوار پر بیٹھی تھی، صرف ایک ڈھکے پر اس نے لان میں جا گرنا تھا

خودکشی کیلئے کوئی اور بہتر جگہ نہیں ملی احتشام نے نزدیک جا کر پوچھا

نہیں! علینا نے سرد لہجے میں کہا

یہاں سے گر کر صرف لنگڑی لولی ہو گی اس سے اچھا پنکھے سے لٹک جاؤ احتشام اسے تنگ کرتے ہوئے برابر میں آ بیٹھا

تم سے ایڈوائز کس نے مانگی ہے؟؟

بھلائی کے کاموں میں، احتشام قسیم مفت ایڈوائز بانٹتا ہے.. اس نے علینا کو مزید تنگ کیا

علینا نے آگے سے کچھ نہیں کہا، کئی لمحے خاموش گزرے پھر احتشام قسیم نے نرمی سے سوال کیا

اس وقت چھت پر کیا کر رہی ہو؟؟

چاند دیکھ رہی ہوں علینا نے احتشام کی طرف دیکھ کر کہا

چاند دیکھنے سے چاند کہاں حاصل ہوتا ہے احتشام نے چاند پر نظریں ڈال کر اس سے پوچھا

ہاں.. چاند دیکھنے سے چاند حاصل نہیں ہوتا علینا کی اداس نظریں اس کے چہرے پر ہی جمی تھیں، اسکا چاند تو احتشام قسیم ہی تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر کیوں دیکھتی ہو چاند کو؟؟احتشام نے علینا پر نظر ڈالی

کیا معلوم کب کس موڑ پر لا حاصل چاند حاصل ہو جائے اس نے آنکھوں میں امید لئے کہا

احتشام اس کے الفاظ سن کر چونکا، آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا، پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

،تم جیسو کے لئے ہی پاگل خانے بنے ہیں

--

سورج کی روشنی اے پی کمپنی کی شیشے سے بنی عمارت پر ٹوٹ ٹوٹ کے بکھر رہی تھی، فرحان اپنے کمرے میں روٹیٹنگ چیئر پر بیٹھا سامنے رکھے لیپ ٹاپ سے کوئی ڈاکیومنٹ پڑھ رہا تھا اس نے کافی کے مگ سے گھونٹ بھرا، مگ میز پر رکھ کر، پیچھے سر کرسی سے ٹیک لگا لیا

اس نے آنکھیں بند کیں، سمندر کنارے اونچی دیوار پر وہ سیاہ لباس میں ملبوس لڑکی آنکھ بند کئے بیٹھی نظر آئی، وہ پر سکون سا ہو کر بند انکھیوں سے ماضی کے اس منظر میں گم ہونے لگا

سر مے آئی کم ان !!

ہیرا کی آواز نے سہانے منظر پر رائتہ پھیلا دیا، یہ آواز کسی ڈرامے سے کم نہ تھی، وہ ناگواری سے آگے کو ہوا، لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کیا پھر منہ بسور کر کہا

کم ان !!

ہمیشہ کی طرح مسکان چہرے پر سجائے وہ اندر آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

سر آج ہم نے پارٹی پلین کی ہے کیا آپ آرہے ہیں ؟؟

Clubb of Quality Content

I never attend any parties!!

آج کر لیں اٹینڈ...

ہیرا آج کام ویسے بھی زیادہ ہے، نائٹ شفٹ لگا دوں آپ سب کی؟؟ اس نے ایک ہاتھ سے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے بھنویں اٹھا کر پوچھا

نائٹ شفٹ سن کر ہیرا کا رنگ فق ہو گیا، ن.. نہیں سر آپ... کی مرضی... میں ایسے ہی بس .. اخلاقاً.. پوچھ رہی تھی...

گڈ! اس نے سپاٹ لہجے میں کہا

....

امی علینا کہاں ہے؟؟اسے لان میں نہ پاکر احتشام نے تسلیمہ سے پوچھا

آئی نہیں!!تیار شیار کھڑی تسلیمہ نے لاونج کی طرف چہرا پھیر کر اسے ڈھونڈنا چاہا

تیار ہو رہی ہو گی،عبداللہ قسیم نے بائیک پر بیٹھ کر کہا

میں اسے ساتھ لے کر آرہا ہوں احتشام قسیم لاونج کی طرف بڑھا،وائٹ شرٹ،لائٹ بلو پینٹ،ماتھے پر گرتے ہوئے بال،ہاتھوں میں گھڑی،وہ ہینڈسم نوجوان سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

احتشام نے اس کے کمرے کا دروازا کھولا،

سفید لمبا فراک پہنے،ریشمی بال بکھیرے،گھٹنوں پر سر رکھے،وہ بیڈ پر بیٹھی تھی

علینا!! احتشام نے اسے پکارا، اس نے چہرا موڑ کر اسے دیکھا، احتشام ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آیا

کتنی ضدی ہو تم!! اس نے دراز کھولا پھر ایک لمبا سا کیچر ہاتھوں میں لئے اس کی طرف بڑھا

تیار کیوں نہیں ہوئی؟؟ اس نے علینا کے ریشمی بال نرمی سے تھامے، دو تین بار گھما کر، کیچر لگا دیا، علینا نظر جھکائے بیٹھی رہی

کسی کام کی نہیں ہو تم!! سینڈل کہاں ہے؟؟ اس نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی، سامنے سے کوئی جواب نہ آیا، دروازے کے نزدیک سفید سینڈل دیکھ کر، وہ سر جھٹکتے ہوئے اس طرف بڑھا

کس مٹی کی مخلوق ہو تم؟؟؟؟ لمحوں بعد وہ سینڈل ہاتھوں میں لئے اس کی طرف بڑھا

علینا بیڈ پر ہی بیٹھی رہی..

مالکن پاؤں نیچے کرنے کی زحمت کر لیں آپ کا نوکر سینڈل لئے کھڑا ہے اس نے طنز کیا

احتشام کے طنز پر اسے ہنسی آئی تھی اس نے بہت مشکل سے ہنسی پر قابو پایا اور مسکراہٹ دبائے پاؤں نیچے کئے

شکریہ آپ کا!!

احتشام قسیم بیٹھ کر علینا جہان کے پاؤں میں سفید سینڈل پہنا رہا تھا اور علینا..... وہ صرف اس خوبصورت مرد کو تکتی رہی

سینڈل پہنانے کے بعد اس نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا پھر اتراتے ہوئے کہنے لگا:

جتنے تمہارے نخرے میں نے اٹھائے ہیں کوئی بھی نہیں اٹھا سکتا، تمہارا شوہر بھی نہیں..

وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا

اللہ تمہارے شوہر کو تمہارے شر سے محفوظ رکھے، وہ ہنسا

علینا نے اسے خونخوار نظروں سے نوازا(بدتمیز کہیں کا!! آج اسے چھوڑونگی نہیں)

میں نہیں جارہی، وہ سینڈل کی طرف جھکی

دوسری جانب احتشام کی ہنسی غائب ہوئی... علینا!!!! وہ چلاتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اس کی کہنی زور سے کھینچی، وہ لڑکھڑاتے ہوئے کھڑی ہوئی

"اتنا ماروں گا نانی یاد آجائے گی زہریلی مینڈک" وہ اسے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا، علینا نے بھی کہنی چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی پھر تپ کر کہا

"اتنا ماروں گی نانا یاد آجائینگے زہریلے مینڈک"

Clubb of Quality Content!

یونہی لڑتے جھگڑتے دونوں لان پہنچے،احتشام نے اس کی جکڑی کہنی چھوڑدی اور بائیک کی جانب پیش قدمی کی

ماموں..علینا کی رندھی ہوئی آواز سن کر عبداللہ قسیم نے احتشام کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھا

احتشام نے چہرا موڑ کر اسے دیکھا پھر بھنویں اٹھا کر پوچھا کیا؟؟؟(یہ کیاوالا کیا نہیں تھا،یہ ایک تھپڑپڑے گا مینڈکی والا کیا تھا)

ممانی آپ اچھی لگ رہی ہیں..علینا نے بات بدل دی...تسلیمہ کے گال سرخ ہوئے...شکریہ علیناوہ مسکان ہونٹوں پر سجائے عبداللہ قسیم کے پیچھے بائیک پر بیٹھ گئ

محترمہ آپ کوانویٹیشن دوں؟؟احتشام نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے اسے آواز لگائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارحمہ بیڈ پر نیم دراز میگزین پڑھ رہی تھی جب گھنٹی بجی،ارحمہ نے دیوار پر لگی گھڑی کی جانب نظریں دوڑائیں،چار بج رہے تھے

اس وقت کون ہے؟؟وہ میگزین وہیں رکھ کر کمرے سے نکلی لائٹ پنک رنگ کی لمبی قمیض پاؤں تک جارہی تھی جس کے ساتھ آف وائٹ دوپٹہ ایک طرف کندھے پر جھول رہا تھاوہ سیڑھیاں اتر کرلان کی طرف بڑھی،دروازہ کھولا

روبرو کھڑے شخص کو دیکھ کرارحمہ کے گال سرخ پڑے تھے اسلام علیکم!بلال نے مسکرا کر سلام پیش کیا

وعلیکم السلام..اندر آجائیں!!

ہمم... نہیں..یہاں سے گزرا سوچا آپ کا حال دریافت کرلوں اس نے سادگی سے کہا

اس کے اس طرح پوچھنے پر وہ دل کھول کر سب بتانے لگی...

میری آنکھیں ان دو انسانوں کو خوش دیکھنے کیلئے ترس گئی ہیں جو احساسات کو محسوس نہیں کرنا چاہتے، جن کے دل مردہ ہو گئے ہیں.. بلال میری خواہش ہے فرحان کسی ہمسفر کے ساتھ زندگی گزارے اور عریسہ موت پر اپنی کہانی کا اختتام نہ کرے لیکن.. ارحمہ کی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ چھلکا... خواہش سے کیا ہوا ہے؟؟ خواہشیں خواہشیں ہی رہ جاتیں...

جب بھی بلال نے اس کا حال دریافت کیا، ارحمہ یونہی روتی، جھجکے بغیر اسے سب دکھ بتادیتی.. وہ انہیں جوڑتے جوڑتے خود ٹوٹ گئی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو ہو رہا ہے ہونے دو، ہوتے ہوتے سب کچھ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا بلال نے اسے تسلی دی (کیا تسلیاں سب ٹھیک کر دیتی ہیں؟؟ نہیں، کبھی نہیں)

"مجھے فرحان کیلئے ہیرا بہتر لگی ہے" بلال نے عام سے انداز میں کہا ارحمہ نے اسے دیکھا، وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر دھیمی آواز سے سرگوشی کی

"مجھے بھی"

تم ہیرا کے گھر والوں سے بات کرو.. بلال نے مشورہ دیا

ارحمہ نے اس کی بات کاٹی، میں فرحان کی رضامندی کے بغیر اس کا رشتہ کہیں نہیں کرونگی

وہ نا سمجھ ہے...شادی کے بعد خود عقل ٹھکانے لگ جائیگی...شادی کے بعد مرد بدل جاتے ہیں بلال نے اسے سمجھانا چاہا

بلال...وہ کچھ کہنے لگی لیکن کہہ نہ پائی

....

اور بیٹا آپ کی ہابیز کیا ہیں؟؟

عبداللہ قسیم چھوٹے سے لاؤنج کے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھے سائڈ رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی منیزا کمال سے ذرا گفتگو میں مصروف تھے علینا اور تسلیمہ ان کے برابر میں ہی براجمان تھیں

آج تم نے کھانا کھا کر ہی جانا ہے!!

جبکہ جنید کمال، رامل اور حور صوفے پر نشست احتشام قسیم سے خوش گپیوں میں مصروف تھے

اوران سب کے بیچ...

راحم خاموشی سے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا، نظریں گم سم بیٹھی خاموش علینا پر جمی تھیں

بلند قہقہے اور آوازیں علینا کے دماغ میں تیر کی طرح لگ رہی تھیں اس نے آج سے پہلے اتنی تیز آوازیں نہیں سنی تھیں، وہ عادی نہیں تھی، اس نے اپنا چہرا ہاتھوں میں گرا لیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ہوا علینا؟؟ منیزا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی، عبداللہ قسیم اور تسلیمہ نے بھی چہرا پھیر کر اسے دیکھنا چاہا، علینا نے چہرا اٹھایا

سرمئی آنکھوں والی، سرمئی شلوار قمیض میں خوبصورت لگ رہی تھی آتشی دوپٹہ اس کے شانوں پر پھیلا تھا

ن.. نہیں کچھ نہیں.. زرا سا سر درد ہے

ٹیبلیٹ لے لو راحم نے فکر مندی سے کہا

نہیں آئی ایم او کے علینا نے یہ کہہ کر احتشام پر نظر ڈالی جو حور اور رامل کے ساتھ ہنسنے، مسکرانے میں مصروف تھا

(علینا جہان احتشام قسیم کیلئے انویسیبل ہے) اس کے دل نے صدا لگائی

....

عریسہ! میسن نے وسکی وائن گلاس میں ڈال کر اسے پکارا، عریسہ روٹیٹنگ چیئر پر بیٹھی سامنے کھلے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی، اس نے میسن کی آواز پر دھیان نہ دیا... اس وقت عمارت میں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے، سارے ایمپلائیز گھر روانہ ہو چکے تھے

عریسہ جی!! دیوار سے لگے میز سے دو وائن گلاس ہاتھوں میں لئے وہ دھیرے دھیرے عریسہ کی طرف بڑھا

عریسہ نے اسکا جملہ ان سنا کر دیا، وہ فضول باتوں میں اپنی توانائی ضائع کرنا، اپنی توہین سمجھتی تھی

کبھی کبھار نشہ کرنے میں کیا حرج ہے عریسہ جی، میسن نے وائن گلاس سے گھونٹ بھرا اور دوسرا عریسہ کے سامنے میز پر رکھ دیا

عریسہ اس سے تنگ آ گئی تھی، پھر لیپ ٹاپ پر ہی نظریں جمائے اسے لاسٹ وارننگ دی

اب تمہاری زبان سے کچھ نکلا یقین مانو یہیں دفنا دونگی، تمہاری موجودگی میرے لئے ناقابل برداشت ہے

فار یور کائنڈ انفارمیشن عریسہ جی مجھے آپ نے ہی جاب پر رکھا ہے، میسن نے لبوں سے وائن گلاس لگاتے ہوئے اسے یاد دلایا

عریسہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے جلی نظروں سے گھورا، میں مجبور ہوں میسن ورنہ میں تمہاری شکل بھی نہ دیکھوں اس نے انگلی اٹھا کر کہا

اور میں آپ کو زندگی بھر دیکھنا چاہوں وہ مسکان ہونٹوں پر لئے عریسہ کے نزدیک میز پر آ بیٹھا

میسن کے لفظ سن کر عریسہ کا غصہ اول درجے پر پہنچ گیا اس نے میز سے وائن گلاس اٹھایا اور جھٹکے سے وسکی اس کے منہ پر دے ماری

وہ سنبھل ہی نہیں پایا، حملہ اچانک ہوا، مگر وہ حیران نہیں تھا کیونکہ عریسہ جلیل سے صرف نقصان کی توقع ہی کی جاسکتی ہے

فلرٹ انسان دیکھ کر کیا کرو میسن کبھی کبھی فلرٹ کرنا بھی مہنگا پڑ جاتا ہے اور آئندہ کے بعد میرے سامنے وسکی مت پینا.. ابھی منہ دھلا ہے اگلی بار اسی میں ڈوبا دونگی عریسہ نے اسے اپنی زبان میں سمجھایا لیکن میسن صاحب ٹھہرے ڈھیٹ، اس نے نچلے ہونٹ پر زبان پھیرتے ہوئے دھیمی آواز میں "ٹیسٹی" کہا

....

باتوں ہی باتوں میں دوپہر کب شام میں ڈھلی، خبر ہی نہ ہوئی...

دو ہفتوں بعد جمعے کے دن احتشام اور منیزا کے نکاح کے ساتھ منیزا کی رخصتی طے کی گئی ہر جانب خوشی کی لہر ڈوری تھی ستارے آسمان پر منفرد انداز میں جھلملانے لگے چاند آج پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہا تھا... حور نے میٹھائی کی پلیٹ علینا کی جانب بڑھائی علینا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے منع کیا پھر لاونج سے اٹھ کر چھت کی جانب بڑھ گئی

منیزا اور احتشام کچھ دیر پہلے ہی چھت پر ٹہلنے کیلئے آئے تھے

کیسا لگ رہا ہے؟؟ احتشام نے یونہی قدم سے قدم ملائے چلتے ہوئے اس سے پوچھا

خواب سا... جیسے میں آنکھیں کھولوں گی اور سب کچھ غائب ہو جائے گا سب سے پہلے تم،

احتشام اگر یہ خواب ہے میں زندگی نیند میں گزار دوں... آئی لو یو.. آئی ریئلی لو یو منیزا نے چہرا

گھما کر اس کی طرف دیکھا اسے لگا آگے سے کوئی میٹھا سا جواب آئے گا..

وہ صرف مسکرایا تھا، اسے کچھ بھی خواب سا نہیں لگ رہا تھا، بدکرداروں کو کیا معلوم محبت کا

احساس کیسا ہوتا ہے

"أنا لكَ في الدنيا والآخرة"

(میں دنیا اور آخرت میں تمہاری ہوں) منیزا کمال نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے دھیمی آواز

میں کہا

Clubb of Quality Content

ماشاءاللہ !! احتشام نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا اس کا جواب سن کر منیزا کی ہنسی چھوٹ گئی وہ گھوم کر سامنے آئی

ماشاءاللہ ؟؟؟؟

احتشام نے نظریں جھکا کر اسے دیکھا، وہ قد میں اس سے ذرا چھوٹی تھی...ہاں !! پھر کیا جواب دوں تمہاری عجیب باتوں کا...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عجیب ؟؟ وہ خفا ہوئی... تم بھی کچھ اچھا کہہ دو

تم بہت اچھی ہو منیزا کمال اس نے بے تاثر سا کہا خوش ؟؟؟؟

اس سے پہلے منیزا احتشام پر پھول برساتی پیچھے سے ایک آئی

کیا کر رہے ہو تم دونوں یہاں ؟؟

علینا اسی وقت چھت پر آئی تھی

ناچ رہے ہیں بس تمہاری کمی تھی احتشام نے مڑے بغیر طنزیہ کہا اس کے اس طنز پر منیزا نے اسے گھورا.. سدھر جاؤ تم

سدھار دیں آپ!! احتشام نے ذرا سا فلرٹ کیا

علینا بے جان آنکھوں سے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ رہی تھی اس کی نظر ذرا نیچے، منیزا کے ہاتھوں میں موجود احتشام کے ہاتھ پر پھسلی

(کبھی محبوب کو اس کے محبوب کے ساتھ دیکھا ہے؟؟ کبھی تم کسی کہانی کے تیسرے کردار بنے ہو؟؟ تمہیں کیا معلوم لاحاصل محبت کیا ہے؟؟ تم کیسے جان سکتے ہو درد کی انتہا کیا ہے ؟؟ کیونکہ تم تیسرے انسان نہیں ہو)

علینا کو محسوس ہوا اگر وہ کچھ لمحے یہاں مزید ٹھہری تو سانس نہیں لے پائے گی، وہ پلٹ گئی

ہائے!! سیڑھیوں سے اترتے ہی اسے خالی لاؤنج میں راحم کمال نظر آیا وہ اسکی جانب ہی بڑھ رہا تھا(افف یہ بلا علینا کراہی)

سر درد صحیح ہوا؟؟ اس نے قریب آکر پوچھا

ج..جی..اس نے بامشکل دو لفظ ادا کئے

آپ اتنی خاموش کیوں ہیں؟ راحم جی کا اگلا سوال

مجھے فضول بولنا پسند نہیں ہے علینا یہ کہہ کر آگے کی طرف بڑھی لیکن راحم کے لفظ سن کر ٹھہر گئی

آپ کی یہی ادا جان لیوا ہے، وہ اس کی طرف بڑھا...آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟؟

نہیں.. بالکل نہیں علینا نے بغیر مڑے دوٹوک جواب دیا

کیوں؟؟ایسی کیا کمی ہے آپ میں اس نے مسکراہٹ دبائے پوچھا

وہ تپ کر پلٹی..بن گئے ہیرو؟؟؟مل گیا سکون؟؟کمی مجھ میں نہیں...آپ میں ہے...اخلاق کی،خاموش علینا آتش فشاں کی طرح پھٹی،راحم مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا جیسے وہ کوئی لطیفہ سنا رہی ہو

علینا اس کی مسکان پر اور زیادہ تپی...پاگل واگل ہو؟؟؟

راحم کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے نزدیک آیا...ہاں میں پاگل ہوں، تبھی مسکرا رہا ہوں...اگر غیرت مند ہوتا..وہ رکا..تمہارا چہرا دیکھنا بھی پسند نہ کرتا

خدا کے واسطے غیرت مند ہو جاؤ علینا نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے...وہ کنواری مر جائیگی لیکن احتشام قسیم کو ریپلیس نہیں کرے گی،وہ احتشام قسیم کیلئے ہر مرد کو ریجیکٹ کر سکتی تھی

راحم نے اس کے جڑے ہاتھ دیکھے پھر اس کا اداس چہرا دیکھا

جو میرا ہے وہ میرا ہی رہے گا اس نے میرا پر زور دیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا اور مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے آگے بڑھ گیا

علینا نے اس کی بات ایک کان سے سنی اور دوسرے کان سے نکال دی (پاگل!! وہ بڑبڑائی)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اندھیرے کے بنا جرم ادھورے ہیں ضمیر سے زائل لوگ رات کی سیاہی میں گناہ کرتے ہیں، چاروں طرف پھیلے اندھیرے میں انہیں کون دیکھے گا؟؟ تاریکی جرم ڈھکتی ہے اور اسی سیاہ رات میں عریسہ کی گاڑی سنسان ہائی وے پر بند ہوئی

کیا مصیبت ہے؟؟غصے میں تپی عریسہ دروازہ کھول کر باہر نکلی

سڑک پر کسی انسان کی موجودگی نہ ہونے کے برابر تھی.. عریسہ نے آگے آکر گاڑی کا بونٹ کھولا سب کچھ تو صحیح ہے!!اس نے مکمل تفتیش کے بات خود کلامی کی..ماتھے پر بل پڑے ...پھر گاڑی کیوں بند ہوئی!!وہ سوچ ہی رہی تھی کہ گاڑی کے ٹائر میں دھنسے کیلوں کو دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا...وہ اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ سن رہی تھی اس نے لمبی سانس بھری جیسے اسے معلوم ہو آگے کیا کرنا ہے

جیسے ہی قدموں کی آواز تھمی اس نے حیوان کی آواز سنی

لڑکی تجھے ڈر نہیں لگ رہا؟؟؟ہمیں ڈر کر بھاگنے والی زیادہ پسند ہیں...

ہمیں؟؟ہمیں؟؟؟یعنی تعداد زیادہ ہے وہ چپ چاپ حرکت کیئے بغیر ماحول کا جائزہ لے رہی تھی

تجھے معلوم ہے ہم تیرے ساتھ کیا کرینگے؟؟اب کہ دوسرے قدموں کی آواز بھی اسے سنائی دی،وہ قدم بھی کچھ فاصلہ طے کر کے رک گئے

ڈر نہیں لگ رہا چھوری؟؟؟یہ دوسرے حیوان کی آواز تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈر!! وہ دھیرے سے بولتے ہوئے مڑی.. کس سے؟؟ تم دونوں سے!! عریسہ نے انگلی سے ان دونوں سادہ شلوار قمیض میں ملبوس بھیڑیوں کی جانب اشارہ کیا... نہیں مجھے تم لوگوں سے نہیں انسانوں سے ڈر لگتا ہے... وہ ان کی طرف بڑھی... جانتے ہو کیوں؟؟؟ کیونکہ ضمیر فروخت کرنا انسانوں کیلئے آسان ہے

ہم بھی انسان ہیں ہم سے بھی ڈرو!!! ان میں سے ایک نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

جو ضمیر فروخت کر دے وہ انسان نہیں رہتا عریسہ نے یہ کہہ کر ہاتھ بالوں میں الجھی ہوئی نوکیلی دھار دار ہئیر اسٹک کی طرف بڑھایا اسے جھٹکے سے نکالنے کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھی ان میں سے ایک اسے مارنے کیلئے آگے بڑھا اس سے پہلے وہ عریسہ کو جکڑتا عریسہ نے اس کے بازو کے نیچے سے ڈائیو لگائی اور ہیئر اسٹک دوسرے والے کے دل میں جا اتاری اس نے یہ کام اتنی تیزی سے کیا تھا کہ وہ سنبھل ہی نہیں پایا اور زمین پر جا گرا... عریسہ اسٹک نکال کر زندہ بچے بھائی صاحب کی طرف بڑھی جو تیزی سے اسے مارنے ہی آ رہا تھا اس نے ایک بار پھر اسے جکڑنے کی کوشش کی، عریسہ نے جھک کر لات اس کے پیٹ پر ماری وہ پیچھے ہوا

عریسہ نے آگے بڑھ کر اس کا چہرا ہاتھ میں پکڑا، دو چار گھونسے برسائے پھر خون میں لتھپڑ نوکیلی ہیئر پن اس کے سیاہ دل کے آر پار کردی

تم پوچھتے ہو مجھے تم سے ڈر کیوں نہیں لگتا... عریسہ نے ابھی بھی اسے گریبان سے پکڑ رکھا تھا... میں عریسہ جلیل ہوں میری اجازت کے بغیر مجھے موت بھی نہ آئے کسی سے ڈرنا تو بہت دور کی بات ہے عریسہ نے اسے اپنے ہاتھوں کی زنجیر سے آزاد کیا حیوان زمین پر جا گرا

وہ ایک لاموت بلا کی طرح گاڑی کی جانب بڑھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

....

جہاں گزرا ماضی کچھ لوگوں کو مضبوط بنادیتا ہے وہیں یہ کچھ لوگوں کو خاموش کر دیتا ہے

فرحان کمرے کی بالکنی میں سیاہ آسمان کے نیچے کھڑا، روشنی سے منور کراچی کی جھلملاتی روشنیوں پر نظر جمائے ہوئے تھا ہر جانب خاموشی کے باوجود بھی اس کے اندر خاموشی نہ تھی

مجھے عورتوں سے نفرت ہے لیکن مجھے اس سے نفرت نہیں ہے... محبت بھی نہیں ہے محبت؟؟؟؟اس نے چونک کر دہرایا جیسے نجانے کیا کہہ دیا ہو... نہیں... محبت نہیں ہے بالکل نہیں ہے... ہو ہی نہیں سکتی مشرقی عورتیں صرف نفرت کے قابل ہیں اس نے لفظوں سے اپنے دھڑکتے دل کو تسلی دی اور بیڈروم کی طرف بڑھ گیا

لیکن ہم کہیں اور جا رہے ہیں فرحان کے کمرے میں موجود ایک فریم میں لگی تصویر کی جانب ،یہ تصویر پچیس سال پرانی ہے تصویر میں ایک عورت نے دو ماہ کے بچے کو گود میں اٹھایا ہوا ہے ہاں!! یہ عورت فرحان اور ارحمہ کی امی نور ہیں اور یہ مرد جو تین سالہ ارحمہ کا بازو تھامے کھڑا ہے یہ ان کے والد حسین صدیقی ہیں،نور کا تعلق ایک غریب، غیرت مند خاندان سے تھا اور حسین صدیقی اکلوتے امیر زادے تھے جنہوں نے کراچی میں اپنا نیا پیٹرول کا بزنس شروع کیا تھا...نور اور حسین صدیقی ایک دوسرے سے محبت کر بیٹھے... لیکن نور کے گھر والے نہیں مانے مجبوراً نور گھر سے بھاگ گئی اور حسین صدیقی سے شادی کر لی نور

کے گھر والوں کیلئے نور اسی دن مر گئی جس دن وہ گھر سے بھاگی تھی، شادی کے ایک سال بعد اللہ نے انہیں بیٹی سے نوازا لیکن کیا مرد گھر سے بھاگی ہوئی عورت کو عزت دیتا ہے؟؟

نہیں... بالکل نہیں... حسین اور نور ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے، ڈیڑھ سال بعد فرحان کی پیدائش سے قبل حسین نے نور کو بچہ گرا دینے کا کہا لیکن نور نہیں مانی، بیٹے کی پیدائش پر وہ پہلا باپ تھا جو ناخوش تھا کیونکہ وہ اس کی جائیداد کا وارث تھا.. حسین صدیقی کسی اور عورت مریم سے دل لگائے بیٹھے تھے مریم کے کہنے پر انہوں نے اپنا بزنس کینیڈا میں شفٹ کر لیا، انہوں نے نور کو طلاق دے کر مریم کے ساتھ کینیڈا میں شفٹ ہونا چاہا لیکن فرحان صدیقی مسلئہ بن گیا تھا کیونکہ وہ وارث تھا مریم نے حسین کو مشورہ دیا کہ فرحان کے دل میں نور کی نفرت ڈال دو اور اسے اپنے ساتھ کینیڈا لے چلو تاکہ بعد میں مریم اس کے ساتھ جو دل چاہے کرے

چھوٹی چھ سالہ ارحمہ لاؤنج میں چھوٹے تین سالہ فرحان کو گود میں لئے بیٹھی تھی جبکہ نور اور حسین کمرے میں کسی موضوع پر بات کر رہے تھے

تم وہی کرو گی جو میں نے کہا ورنہ میں تمہیں اور تمہاری بیٹی کو گھر سے نکال دونگا... گھومنا دربدر.. کوئی تمہیں رہنے کیلئے چھت بھی نہیں دے گا...اور میں تمہاری آنکھوں کے سامنے ارحمہ کو قتل کردونگا... خبردار جو فرحان کے سامنے آنسو بہائے حسین نے تکبر بھرے لہجے میں اسے دھمکی دی

وہ کونسا دن تھا جب نور کی آنکھیں اس شخص نے نہیں بھگوئیں تھیں...وہ ماں تھی وہ کیا کرتی، وہ ماں تھی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں کمرے سے نکل کر باہر آئے حسین نے مڑ کر نور سے فرحان اور ارحمہ کے سامنے سوال کیا

تمہیں یہ گھر چاہیئے یا فرحان؟؟؟؟

نور نے نظریں فرحان کی طرف دوڑائیں...بہت کچھ نور کی آنکھوں کے سامنے سے گزرا(فرحان نور سے حد سے زیادہ اٹیچ تھا،وہ رات میں نور کے بغیر سو نہیں پاتا تھا،اسے اپنی ماں کی بانہوں میں سکون ملتا،فرحان کو کبھی باپ سے محبت نہیں ملی اسے چاہیے بھی نہیں تھی

کیونکہ اس کی ماں اسے حد سے زیادہ چاہتی تھی) لیکن آج سب کچھ ختم ہونے جارہا تھا آج کے بعد نور ماں نہیں ایک لالچی خاتون کے نام سے جانی جائیگی، آج کے بعد فرحان کو عورتوں سے نفرت ہو جائیگی، وہ کیا کرتی وہ ماں تھی

گھر.. نور نے ڈھیر سارے آنسو ڈباتے ہوئے کہا مجھے... گھر.. چاہیے، وہ جانتی تھی فرحان یہ بات کبھی بھی نہیں بھول پائے گا اسے معلوم تھا یہ سب کچھ نور کو اس کی نظر میں برا بنانے کیلئے کیا جارہا ہے وہ کیا کرتی وہ ماں تھی

حسین صدیقی فرحان کی طرف بڑھے اس کا بازو تھامتے ہوئے کہنے لگے

ہم جارہے ہیں یہاں سے دور اس عورت نے مجھ سے کہا ہے کہ اسے یہ گھر چاہیئے تم نہیں

وہ بچہ تھا اسے بس اتنا سمجھ آیا یہ شخص اسے نور سے دور کر رہا ہے

حسین اسے کھینچ کر باہر لان کی طرف بڑھنے لگے

امی!!!! امی!!!! وہ چلایا

مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے امی!!!!اس نے مڑ کر صدا لگائی

نور ہل ہی نہ سکی اس نے آخری بار فرحان کی طرف دیکھا وہ صرف اتنا کہہ رہا تھا

امی مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے

نور کو کہاں خبر تھی کہ وہ دونوں آج ایک دوسرے کو آخری بار دیکھ رہے ہیں پھر وہ حشر کے روز ملیں گے

لمحوں میں وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا

ارحمہ اس کی طرف ڈوری وہ لان سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے

فرحان!!ارحمہ نے بھیگتی آنکھوں سے اسے پکارا

حسین نے دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا اور خود جا کر آگے بیٹھ گئے

وہ رویا، چلایا، کھڑکی پر مکے مارے...ارحمہ دروازے سے لگی رہ گئی.....

Clubb of Quality Content

\---

\----

فرحان!!!ارحمہ ہاتھوں میں کچھ سامان لئے دوڑتی ہوئی اس کی طرف آئی

فرحان گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا تھا مگر ارحمہ کی آواز سن کر رک گیا

فرماؤ!!اس نے بیزاریت سے کہا

مجھے عریسہ کے گھر چھوڑ دو ارحمہ نے سارے جہان کی معصومیت اپنے چہرے پر سمیٹ لی

نہیں ہرگز نہیں اس نے انکار کیا(عریسہ توبہ!!!!!مر کر بھی نہیں اس نے خود کلامی کی)

پلیز!!میری گاڑی خراب ہے ورنہ میں خود چلے جاتی ارحمہ نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی

اف!!!اس کا دل کیا ارحمہ کا سر پھوڑ دے پھر کراہ کر کہا

بیٹھو!!!

جاری ہے...

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842